مجوزہ خاکہ

آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں میں تنقیدی اشارے: ایک تنقیدی مطالعہ

برائے پی ایچ۔ڈی۔اردو

(2024ء)

مقالہ نگار

نثار عالم

نگراں

ڈاکٹر محمد غالب نشتر

شعبۂ اردو

جے این کالج، دھروا

رانچی یونی ورسٹی، رانچی۔جھارکھنڈ-834004

1

State of Art

خودنوشت آپ بیتی ایک نثری ادبی صنف ہے۔ یہ صنف مصنف کی اپنی سوانح عمری یا پھر آپ بیتی ہوتی ہے جسے انگریزی میں Autobiography کہہ سکتے ہیں۔ خودنوشت کا محور مصنف کی شخصیت ہوتی ہے۔ سوانح یا سوانح عمری یا سوانح حیات کو انگریزی میں Biography کہتے ہیں۔ بائیوگرافی دراصل لفظ Bios سے بنا ہے جس کے معنی ''زندگی'' کے ہیں اور Graphier کے معنی ''لکھنا'' ہے اور اس لفظ میں Auto کو جوڑنے سے یہ نئی اصطلاح Autobiography معرضِ وجود میں آئی ہے جسے ہم اردو میں خودنوشت سوانح عمری یا خودنوشت سوانح حیات یا آپ بیتی کہتے ہیں۔ کیسل کے ''انسائیکلوپیڈیا آف لٹریچر'' میں اس صنفِ ادب کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے، ''خود نوشت انسان کی وہ روداد ہے جسے وہ خود بیان کرتا ہو۔ اس میں سوانح حیات کی کسی بھی دوسری شکل سے زیادہ صداقت کی ضمانت ہونی چاہئے۔ کیونکہ کتاب کی مرکزی شخصیت ایسے گواہ کے طور پر پیش ہوتی ہے جسے وہ خود قلمبند کرتا ہے۔'' وہاج الدین علوی نے اپنی کتاب ''اردو میں خودنوشت سوانح: فن و تجزیہ'' میں خودنوشت سوانح عمری کی مبسوط تعریف بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں ''خودنوشت سوانح حیات ادب کی وہ تخلیقی صنف ہے جو کسی فردِ واحد کی زندگی کے اہم ادوار پر محیط ہوتی ہے اور اسی کے قلم کی رہینِ منت ہوتی ہے جسکے آئینے میں اس فرد کی داخلی اور خارجی زندگی کا عکس براہِ راست نظر آتا ہے اور اس کا عہد بھی جلوہ گر ہوتا ہے۔''

یہ بیوگرافی کسی اور کی زندگی کے حالات کسی دوسرے سے قلمبند کرنا ہے۔ جب کہ خودنوشت خود کی زندگی کے حالات خود قلمبند کرنا۔ یہ فن بھی کافی اہم فن ہے۔ خودنوشت سوانح حیات سے مراد کسی شخص کے اپنی زندگی سے متعلق خود لکھے ہوئے حالات اور اپنی کہانی ہوتی ہے جس میں مصور اپنی تصویر خود بناتا ہے۔ بشری تقاضے کی تحت اس کا غیر ارادی مطمح نظر یہی ہوتا ہے کہ لوگ اس کو پہچانیں۔ خودنوشت سوانح کا محوَر مصنف کی شخصیت ہوتی ہے، کیونکہ خودنوشت کہتے ہی ہیں خود کی زندگی کے حالات قلمبند کرنے کو۔ خودنوشت ایک نجی چیز ہوتی ہے جس میں لکھنے والے کو اپنی زندگی اور اپنے زمانے کیدوسرے اموراور افراد سے متعلق بہت آزادی سے اظہارِ خیال کا موقع ملتا ہے۔

انسانی فطرت میں جوغرور اوراپنی زندگی کے ساتھ محبت ہے اس کے لیے بڑادشوار ہوتا ہے کہ وہ اپنی[1] سرگذشت کا تجزیہ کرے اوراپنی خامیوں اور غلطیوں کو یکجا کرے،خودنوشت اس کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔یوں سمجھ لیجیے کہ خودنوشت ایک ایسا پیمانہ ثابت ہوتا ہے جس میں انسان اپنے آپ کوخود پرکھ سکتا ہے کہ وہ کتنے پانی میں ہے؟ کتنی اچھائیاں اور برائیاں اس میں پائی جاتی ہیں؛ نیز پچھلے زمانے کی تہذیب،عادات واطوار،رہن سہن،طوروطریق، آداب،ماحول،زمانے کی مکمل روداد،عوام اور حکمرانوں کی نوعیت اور رویہ،کاروبار،بازار،سیاسی،علمی وادبی نوعیت کا بھی پتا چلتا ہے۔ساتھ ہی اپنی ذات کو پرکھنے کا،اپنی زندگی کا جائزہ لینے اور تجربات کی روشنی بکھیرنے کا بھی موقع ملتا ہے،جس کا لطف ہی کچھ اور ہے۔خودنوشت سے لکھنے والے کی زندگی،حالات وتجربات سے تعارف تو ہوتا ہی ہے، ساتھ ہی اس کی طبیعت،ذہنیت،دبی ہوئی خواہشات،چھپی ہوئی الجھنوں کا بصیرت آمیز تجزیہ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔بشرطے کہ مبالغہ آرائی،غلط بیانی اور خودنمائی سے کام نہ لیا جائے۔

خودنوشت میں اس بات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے کہ مصنف حق گوئی سے کام لے اور اپنی زندگی کے تجربات دوسروں سے شیئر کرے تاکہ اُس کے تجربات سے آنے والی نسلیں مستفید ہوسکیں۔اردو کی پہلی خودنوشت ’’کالا پانی‘‘ ہے جس کے مصنف جعفر تھانیسری ہیں۔جعفر تھانیسری کی اس کتاب کا اصل نام’’تواریخِ عجیب‘‘ ہے لیکن یہ ’کالا پانی‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جعفر تھانیسری تقریباً اٹھارہ سال جزائر انڈیمان (Andaman Islands) میں قید رہے جو عرفِ عام میں کالا پانی کہلاتا تھا۔ان کو انگریزوں نے ’’بغاوت‘‘ کے جرم میں 1864ء میں گرفتار کیا اور 1866ء میں جزائر انڈیمان بھیج دیا۔واپسی پر انھوں نے وہاں کے حالات لکھے۔ اس کے علاوہ اردو کی اہم خودنوشتوں میں اعمال نامہ،خوں بہا،یادوں کی برات،زرگذشت،شہاب نامہ خاص طور پر اہم ہیں۔

Problems To be investigated

اردوخودنوشتوں کی بات کریں تو آزادی کے بعد اس کا چلن زیادہ عام ہوا ہے اور اردو کے ادبا نے اس حوالے سے اہم خودنوشتیں لکھی ہیں۔یہاں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آزادی کے بعد فکشن نگاروں نے بھی کئی اہم

[1] خودنوشتیں تحریر کی ہیں اور انھیں کافی سراہا بھی گیا ہے۔کاغذی ہے پیرہن(عصمت چغتائی)،کوچہ قاتل(رام لعل)،سلسلہ روز وشب(صالحہ عابد حسین)،حکایت ہستی(صغریٰ مہدی)،قاضی عبد الستار:اسرار و گفتار(قاضی عبد الستار)،تمنا بے تاب(رشید امجد)،جستجو کیا ہے/چراغوں کا دھواں(انتظار حسین)جو یاد رہا(عابد سہیل)،اے دل آوارہ(شموئل احمد)،زندگی ہے تو کہانی بھی ہوگی(فیاض رفعت)،دیکھو ہم نے کیسے بسر کی(جتندر بلو)،لوح حیات(دیپک بدکی)اور دیکھ لی دنیا ہم نے(غضنفر)وغیرہ کے نام اہمیت کے حامل ہیں۔اس کے علاوہ بھی ایسے افسانہ نگار ہیں جن کی تحریریں بکھرے اوراق کی شکل میں موجود ہیں جن میں خودنوشت کے عناصر تلاش کرسکتے ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اپنے موضوع''آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا تنقیدی مطالعہ'' کے حوالے سے بھرپور گفتگو کروں اور اس حوالے سے جو کام ہوا ہے،اس کی وضاحت کروں اور جن گوشوں پر کام تاہنوز نہیں ہوسکا ہے،اس پر تحقیق کرتے ہوئے چند اہم نکات سامنے لانے کی کوشش کروں۔خودنوشت کے حوالے سے کئی اہم کتابیں اشاعت سے ہمکنار ہوچکی ہیں لیکن افسانہ نگاروں کی خودنوشت کے حوالے سے اب تک کوئی کام نہیں ہوسکا ہے۔اس لیے اس موضوع پر کام کرنے میں خاصی دشواری ہوسکتی ہے۔

مفروضہ Hypothesis

اس تحقیقی مقالہ کی تیاری میں طریقہ کار یہ ہوگا کہ سب سے پہلے اردو خودنوشت کی تعریف،روایت اور خصوصیات پر بات کی جائے گی تاکہ خودنوشت جیسی غیر افسانوی نثر کا تفصیلی جائزہ سامنے آسکے۔اس کے بعد آزادی سے قبل خودنوشت نگاروں کا اجمالی طور پر جائزہ لیا جائے گا تاکہ روایت سے واقفیت حاصل کی جائے۔اس کے بعد آزادی کے بعد افسانہ نگاروں کی بیشتر خودنوشتوں کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا۔اس کے بعد اُن افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں میں تنقیدی اشارے کی طرف بھی نشاندہی کی جائے گی۔آزادی کے بعد افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کی لمبی فہرست ہے جس میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ ان تمام خودنوشتوں کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ان میں تنقیدی اشاروں پر بات کی جائے،ساتھ ہی افسانہ نگاروں کے سوانحی کوائف سے بھی آگہی حاصل کی جائے۔مقالے کو نوعیت کو دیکھتے ہوئے مندرجہ

1

ذیل نکات پر سیر حاصل گفتگو کی جائے گی:

1۔ اردو خودنوشت کا مجموعی جائزہ

2۔ آزادی سے قبل اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا جائزہ

3۔ آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا تنقیدی مطالعہ

4۔ آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں نے خودنوشت میں کس طرح سے علاحدہ شناخت قائم کی۔ وغیرہ

5۔ خودنوشتوں میں جو بھی تنقیدی اشارے موجود ہیں، ان پر خاص طور سے بحث کی جائے گی۔

Research Design and Methodology

میں نے اپنے تحقیقی مقالہ کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، اس کے ذریعہ میں ان پہلوؤں کو سامنے لانے کی کوشش کی جائے گی کہ کس طرح اردو خودنوشت نے اپنی پہچان بنائی اور خاص طور پر آزادی کے بعد اپنا رول ادا کیا۔ ساتھ ہی دوسرے ادیبوں کے ساتھ افسانہ نگاروں نے خودنوشت لکھ کر کس طرح سے اپنی شناخت قائم کی۔ کیوں کہ جامع خودنوشت کی تین خصوصیات ہیں۔ (۱) سچائی (۲) شخصیت (۳) فن۔ اس کے علاوہ خودنوشت کے تین عناصر ہوتے ہیں (۱) لکھنے والے کی یادداشت (۲) لکھنے والے کا اسلوب (۳) لکھنے والے کے اردگرد کا حلقۂ احباب۔ اس لیے ایک ادیب کے لیے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ بالا تمام باتوں کا خاص خیال رکھے اور اپنے فن کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

مجوزہ خاکہ ''آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا تنقیدی مطالعہ'' میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔

Objective of the Study and Motivation

اردو میں غیر افسانوی ادب کو ایک حد تک نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہر نا قد اس کوشش میں لگا ہے کہ فکشن پر تنقید اور تحقیقی مقالہ لکھے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ غیر افسانوی ادب پر کام کیا جائے اور اس ضمن میں

خودنوشت ایسی صنفی ہے جس میں فنکار زندگی کے حقائق بیان کرتا ہے اور اپنے تجربات لوگوں سے شیئر کرتا ہے۔[1] ایسے میں ایک فنکار جو بہ ذات خود فکشن نگار ہو اور وہ اپنی سوانح لکھے تو اُس میں کئی اہم باتیں ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ کیوں کہ سوانح ایک ایسا فن ہے جس میں انسان اپنے قلم سے اپنی زندگی کے حالات کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا نقطۂ نظر اور اپنی پسند و ناپسند کا اظہار کرتا ہے۔ خودنوشت سوانح اور آپ بیتی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آپ بیتی کسی مخصوص واقعہ یا حالات کی نمائندہ ہوتی ہے اور خودنوشت میں پیدائش سے لے کر سوانح قلمبند کرنے کے دور تک کے تفصیلی حالات کا ذکر ہوتا ہے۔ ہندستان کی آزادی میں حصہ لینے والے بیشتر سیاسی رہنماؤں نے اپنی خودنوشت سوانح حیات تحریر کی اور آزادی کے بعد بھی یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

میں نے اپنے تحقیقی مقالہ کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، اس کے ذریعہ کوشش کی جائے گی کہ مقالے کے ساتھ بھرپور انصاف ہو سکے۔ اس تحقیقی مقالہ کی تکمیل کے دوران مندرجہ ذیل نکات و مفروضات پر خصوصی توجہ دی جائے گی:

1۔ خودنوشت یوں تو غیر افسانوی نثر ہے لیکن افسانہ نگار اگر خودنوشت لکھے تو اُس میں افسانویت کے عناصر ضرور شامل ہوں گے۔

2۔ آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشت میں صداقت کے لوازمات دیکھنے کو ملتے ہیں۔

3۔ اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں اور اُن سے متعلق فنکاروں کی ادبی خدمات پر سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔

4۔ اکیسویں صدی میں اردو خودنوشت کے مستقبل پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

5۔ آزادی کے بعد اردو خودنوشتوں میں تنقیدی اشاروں پر بھی بحث کی جائے گی۔ وغیرہ

Tools To be Used in the Collection of Data

اردو خودنوشت کے حوالے سے تو اچھا خاصا کام ہوا ہے لیکن آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں

کے حوالے سے کوئی کام اب تک نہیں ہو سکا ہے۔اس لحاظ سے یہ مقالہ دوسرے مقالوں سے نہ صرف مختلف ہوگا بلکہ بہت سے زاویوں سے منفرد اور نمایاں بھی ہوگا۔اس مقالے میں پہلے اردو خودنوشت کی مختصر تعریف پیش کی جائے گی، اس کے بعد خودنوشت کے اقسام پر باتیں ہوں گی،اس کے بعد آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا مفصل جائزہ لیا جائے گا۔اس تحقیق کے دوران مندرجہ ذیل تحقیقی تکنیک کا استعمال کیا جائے گا۔

- اردو کے اہم خودنوشت نگاروں کی خدمات کا تفصیلی مطالعہ
- آزادی کے بعد افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں کا اعتراف
- اردو کے خودنوشت نگاروں کی ادب دوستی کا اعتراف اور فنی محاسن کا ذکر وغیرہ

دوران تحقیق درج ذیل وسائل سے استفادہ کیا جائے گا:

1۔ ہندستان کی مختلف مرکزی اور صوبائی جامعات کے کتب خانوں سے مواد کی فراہمی۔

2۔ اپنے موضوع سے متعلق اساتذہ سے مشورہ۔

3۔ مختلف رسائل و جرائد سے استفادہ۔

4۔ انٹرنیٹ سے استفادہ۔

5۔ دیگر ادیبوں سے بات چیت اور انٹرویو۔

Synopisis Work Design in Plan of Proposed Work

مجوزہ موضوع کی پانچ اہم ابواب میں درجہ بندی کی گئی ہے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ابتدائیہ

باب اول : خودنوشت کا فنی مفہوم اور خصوصیات

[الف] تعریف

[ب] فن

[ج] اصول

[د] فنی خصوصیات

باب دوم : اردو آپ بیتی کے اظہار کی مختلف نوعیتیں

باب سوم : اردو میں خودنوشت کی روایت (ابتدا سے ۱۹۴۷ء تک)

1

باب چہارم : آزادی کے بعد اردو خود نوشت کا مجموعی جائزہ

باب پنجم : آزادی کے بعد اُردو افسانہ نگاروں کی خود نوشتوں میں تنقیدی اشارے

حاصلِ مطالعہ:

اس باب میں پورے مقالے کے خلاصہ کو بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ مذکورہ ابواب کا لب لباب چند صفحات میں واضح ہو سکے۔

کتابیات:

(ا) بنیادی مواد:

شمارہ نمبر	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مقام اشاعت	سن اشاست
۱۔	کوچۂ قاتل	رام لعل	نصرت پبلشرز، لکھنؤ	۱۹۹۳ء
۲۔	جو یاد رہا	عابد سہیل	اردو اکادمی، نئی دہلی	۲۰۱۲ء
۳۔	دیکھو ہم نے کیسے بسر کی	جتندر بلو	قلم پبلی کیشنز، ممبئی	۲۰۱۴ء
۴۔	دیکھ لی دنیا ہم نے	غضنفر	عرشیہ پبلی کیشنز، نئی دہلی	۲۰۲۱ء
۵۔	اے دلِ آوارہ	شموئل احمد	ایجوکیشنل ہاؤس، نئی دہلی	۲۰۱۵ء
۶۔	کاغذی ہے پیرہن	عصمت چغتائی	پبلی کیشنز ڈرویزن، دہلی	۱۹۹۱ء
۷۔	چراغوں کا دھواں	انتظار حسین	سنگ میل پبلشرز، لاہور	۱۹۹۹ء
۸۔	تمنا بے تاب	رشید امجد	حرف اکادمی، راولپنڈی	۲۰۰۱ء
۹۔	زندگی ہے تو کہانی بھی ہوگی	فیاض رفعت	معیار پبلی کیشنز، نئی دہلی	۲۰۰۸ء
۱۰۔	حکایت ہستی	صغریٰ مہدی	نصرت پبلشرز، لکھنؤ	۱۹۹۳ء
۱۱۔	قاضی عبدالستار: اسرار و گفتار۔ راشد انور راشد (مرتب) عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی			۲۰۱۴ء
۱۲۔	لوح حیات	دیپک بدکی	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۲۰۱۸ء	
۱۳۔	سلسلۂ روز و شب	صالحہ عابد حسین	مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، نئی دہلی	۱۹۸۴ء

شمارہ	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۴۔	خوشبو کی دیوار کے پیچھے	محمد حمید شاہد	بک کارنر، جہلم	۲۰۲۲ء
۱۵۔	مٹی کا دیا	مرزا ادیب		۱۹۸۱ء
۱۶۔	شہاب نامہ	قدرت اللہ شہاب	سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور	۱۹۸۷ء
۱۷۔	قصہ بے سمت زندگی کا	وہاب اشرفی	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	۲۰۰۸ء
۱۸۔	جنت سے نکالی ہوئی حوا	نفیس بانو شمع	آبشار پبلی کیشنز، دہلی	۱۹۹۸ء

(۲) ثانوی مواد:

شمارہ نمبر	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مقام اشاعت	سن اشاست
۱۔	اردو میں خودنوشت سوانح حیات	صبیحہ انور	نامی پریس، لکھنؤ	۱۹۸۲ء
۲۔	بہار میں اردو خودنوشت کا ارتقا	محمد ضمیر رضا	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	۲۰۱۹ء
۳۔	۱۹۸۰ء کے بعد اردو میں خودنوشت سوانح نگاری۔	محمد سراج اللہ	ایجوکیشنل، نئی دہلی	۲۰۱۷ء
۴۔	آپ بیتی: فکری وفنی مطالعہ	محمد ارشد حسین	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی	۲۰۲۲ء
۵۔	ناموراد یبوں کی آپ بیتیاں	محمد حامد سراج	بک کارنر، جہلم	۲۰۱۵ء
۶۔	آپ بیتیاں: ٹیڑھی پسلیوں کی	فوزیہ خانم	عرشیہ پبلی کیشنز، نئی دہلی	۲۰۲۱ء

○○○

Research Scholar

Nesar Alam

Supervisor

Dr.Mohd Ghalib Nashtar
Assistant Professor
Department of URDU
J.N.College,Ranchi - 834004

1

Synopsis for Ph.D

Submitted in the Department of Urdu

Ranchi University,Ranchi

آزادی کے بعد اردو افسانہ نگاروں کی خودنوشتوں میں تنقیدی اشارے: ایک تنقیدی مطالعہ

AZADI KE BAAD URDU AFSANA NIGARON KI KHUD NAVISHTON MEIN TANQEEDI ISHARE:EK TANQEEDI MUTALIA

Submitted by:

Nesar Alam

Under the Supervision of:

Dr.Mohd Ghalib Nashtar

(Assistant Professor)

Department of URDU

J.N.College,Dhurwa, Ranchi-834004 (Jharkhand)